دل کی بات

....اور بالآخر صدارتی ریفرنڈم

صدر مملکت جنرل مشرف نے بالآخر اپنے دل کی بات کہہ ڈالی۔ ۳۰ مارچ کو اپنے دفتر میں قومی اخبارات کے ایڈیٹروں اور کالم نگاروں سے ملاقات کے دوران اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا:

''میں اپنے آپ سے پوچھتا ہوں، میں کون ہوں؟

اکتوبر کے بعد میری ضرورت ہے بھی یا نہیں؟

مجھے یہی جواب ملتا ہے کہ حقیقی جمہوریت کو مضبوط بنانے کے لئے ایسا کرنا ضروری ہوگا۔

آئندہ سات روز میں ریفرنڈم کا فیصلہ کرلیں گے۔

سوال یہی ہوگا کہ عوام مجھے پانچ سال صدر چاہتے ہیں یا نہیں؟

اب تک ۹۰ ملاقاتیوں نے ریفرنڈم کی حمایت کی ہے'' (جنگ لاہور ۳۱ مارچ ۲۰۰۲ء)

یہ صدر مملکت کی طویل گفتگو کا خلاصہ ہے۔ جنرل مشرف یقیناً ریفرنڈم کا ہی فیصلہ کریں گے۔ ہمارے لئے نہ تو یہ خبر حیران کن ہے اور نہ ریفرنڈم کا انعقاد۔ آخر جنرل صاحب کو یہیں پہنچنا تھا۔ ان کے پیش رو جرنیل بھی یہی کچھ کرتے آئے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ:

جنرل صاحب نے اقتدار پر قبضہ کے لئے، ایک منتخب حکومت کے خاتمے کے لئے، آئین معطل کرنے کے لئے، سیاسی آزادیاں ختم کرنے کیلئے، امریکا کا اتحادی بن کر اپنے افغان بھائیوں کے قتل میں شرکت کیلئے اور دیگر قومی مسائل میں سے کسی ایک پر ریفرنڈم کرایا؟

ان حالات میں جبکہ۔۔۔۔۔۔ملک کا آئین معطل ہے۔

مقننہ ختم، قانون عنقا، اختیارات لونڈی، عدلیہ محبوس، انتظامیہ مجبور اور سیاسی آزادیاں مفقود ہیں۔ ملک میں عملاً مارشل لاء نافذ ہے معیشت بری طرح تباہ و برباد ہو چکی ہے۔ غیر ملکی سرمایہ کاری کا گراف گر گیا ہے۔ قوم کے ہر فرد کا رؤاں رؤاں غیر ملکی قرضوں میں جکڑا ہوا ہے۔ ہمارے ہوائی اڈے اور فضائی حدود امریکیوں کے قبضہ و تصرف میں ہیں۔

آج پاک سرزمین پر امریکی فوجی اور جاسوسی اداروں کے اہلکار بالکل اسی طرح دندنا رہے ہیں جس طرح

یہاں کبھی برطانوی فوجی چلتے اور ناچتے پھرتے تھے۔

طوق غلامی پاکستانی قوم کے گلے میں فٹ کر دیا گیا ہے۔فحاشی اور عریانی، کلچر ہے اور اس کے فروغ کے لئے تمام حکومتی وسائل وقف وصرف ہیں۔

قادیانیوں، دہریوں، دین دشمنوں سیاسی نٹ کھٹوں، مذہبی بہروپیوں اور ہر ابن الوقت کو آزادی ہے۔ صرف آزادی نہیں، کھلی آزادی بلکہ عریاں آزادی ہے۔ پابندی، جبر، گرفتاری، نظر بندی اور اس قماش کی جتنی بھی ''بندیاں'' ہیں وہ شریف، دین دار، امن پسند اور باشعور شہریوں کے لئے وقف ہیں۔

کہ سنگ وخشت مقید ہیں سگ آزاد

ایسے ماحول میں جنرل صاحب کو صرف اپنی فکر ہے اور ان کے دل کی آواز صرف اور صرف یہ ہے کہ انہیں پانچ سال کے لئے ملک کا صدر مان لیا جائے ''ووٹر ہونا شرط نہیں، ہر پاکستانی مجھے ووٹ دے کر صدر بنا سکتا ہے'' (سبحان اللہ)

ویسے تو مسلم لیگ (ق) تحریکِ انصاف اور عوامی تحریک بھی ان کے دل ہی کی آوازیں ہیں۔عمران خان جناب صدر کے پسندیدہ سیاسی رہنما ہیں۔

ایک ریفرنڈم ضیاء الحق نے کرایا تھا، دوسرا جناب جنرل مشرف کرار ہے ہیں۔

ایک انجام کو وہ پہنچے، دوسرے تک آپ پہنچ رہے ہیں۔پچپن برس سے وطنِ عزیز حکمرانوں اور سیاست کاروں کی خواہشوں کا تختۂ مشق بنا ہوا ہے۔انہی ''مشقوں'' میں ہم آدھا ملک قربان کر چکے ہیں۔

جناب صدر! ریفرنڈم مسائل کا حل نہیں مسائل کا حل صرف اور صرف نفاذِ اسلام ہے۔افسوس یہ ہے کہ آپ نہ صرف اسلام نافذ نہیں کرنا چاہتے بلکہ اسلام کے نفاذ کی مثبت اور پر امن محنت کرنے والوں کو بھی نہیں دیکھنا چاہتے۔آخر اس کا بھی تو وبال آئے گا۔

ایک فیصلہ ہمارے حکمران کر چکے ہیں، ایک فیصلہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔

ہمیں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کا انتظار ہے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کی حفاظت فرمائے (آمین)

......☆......